

14

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو

۲ اپریل ۲۰۰۴ء بمطابق ۲ شہادت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بوجلاسو، بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) ☆..... عبادت کے صحیح طریق آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی خوبصورت شریعت کی پیروی سے ہی حاصل ہوں گے،

☆..... اب مسیح موعود اور مہدی معہود ہی بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صحیح صورت کیا ہے

☆..... عبادت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دنیاوی کاموں کا ترک کر دیا جائے

☆..... عبادت کے طریق ارشادات نبوی ﷺ کی روشنی میں

☆..... ہر احمدی کا فرض ہے کہ پانچ وقت نماز کے لئے مسجدوں میں آئے

☆..... صرف خود ہی نیک اور عبادت گزار نہیں بننا بلکہ اپنی اولادوں میں بھی پینکی پیدا کرنی ہے

☆..... کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا، بچوں کو تعلیم سے

محروم رکھنا ان پر ظلم ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ: ۲۲)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض یہ بتائی ہے کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد بار اس بارے میں حکم فرمایا ہے۔ یہ آیت جو ہمیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! اپنے پیدا کرنے والے رب کی عبادت کرو۔ یہی خدا ہے جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور جو تم سے پہلے تھے ان کو بھی پیدا کیا اور تمہیں بھی یہی حکم ہے اور تمہارے سے پہلے لوگوں کو بھی یہی حکم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور ایک خدا کی عبادت کر کے ہی تقویٰ پر قائم رہا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے دلوں میں قائم رہ سکتی ہے۔

لیکن پہلوں نے اس حکم کو بھلا دیا وہ ایک خدا کی بجائے کئی خداؤں کی عبادت کرنے لگ گئے۔ کسی نے تین خداؤں کی عبادت کرنی شروع کر دی، کسی نے بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی، کسی نے دنیاوی جاہ و حشمت کو اپنا خدا بنا لیا۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف، اس کی خشیت ان کے دلوں میں قائم نہ رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! سن لو کہ اگر تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تقویٰ اس کا نام ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اور عبادت کے صحیح طریقے تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی خوبصورت شریعت کی پیروی سے ہی حاصل ہوں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ ایک زمانے کے بعد مسلمان بھی اس کو

سمجھنے میں غلطی کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے۔ بعض ایسی حرکتیں کرنی لگ جائیں گے جن سے اظہار ہو کہ وہ عباد الرحمن نہیں رہے۔ تب مسیح موعود اور مہدی معبود کا ظہور ہوگا اور وہ بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صحیح صورت کیا ہے، تشریح کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طریق کیا ہیں۔

الحمد للہ کہ آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے ہزاروں میل دور بیٹھ کر بھی مسیح موعود اور مہدی موعود کی آواز کو سنا اور اس کو مانا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔ پس اس فضل کے شکرانے کے طور پر ہم پر مزید فرض عائد ہو جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اور توجہ دیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عبادت کے طریق کیا ہیں۔ کیا صرف منہ سے نماز کے الفاظ دہرا لینا اور ظاہری رکوع و سجود کر لینا کافی ہے؟ کیا یہی باتیں یعنی ظاہری حرکات ہمیں اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شمار کرنے کے لئے کافی ہوں گی؟ یاد رکھیں کہ عبادت کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے عبادت کے طریق سمجھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ فہم اور علم عطا فرمایا ہے جس کو آپ نے ہم تک پہنچایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے (یعنی بنیادی مقصد یہی عبادت ہے)۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا ﴿مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریت: ۵۷) یعنی عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کچی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ (یعنی دل کی سختی اور کچی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے)۔ عرب کہتے ہیں کہ مَوْزٌ مُّعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھ میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنگر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسا صاف ہو گیا روح ہی روح ہو، اس کا نام عبادت

ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے۔ اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کے کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴۷۔ الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

تو یہ معیار ہیں ہماری عبادت کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے دل صاف ہو کر اس طرح خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں، اس طرح اس کی عبادت بجا لائیں کہ ان میں خدا نظر آنے لگے۔ یعنی ہماری کوئی حرکت ایسی نہ ہو جو خدا کے حکم کے خلاف ہو بلکہ ہماری سوچیں بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنے والی ہوں۔ جب ہماری یہ کیفیت ہو جائے گی تو تب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ ورنہ تو دنیا کی ملونیاں اور اس کے گند ہمارے دلوں میں ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو، میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ”میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو یا بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو، حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس کا مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے تو وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم

کرتے ہو دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اور اس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۸۔ الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

تو یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ عبادت کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ دنیا کو چھوڑ دے اور اپنے معاشرے اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لے۔ فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ محنت سے اپنے دنیاوی کام بھی کرنا تم پہ فرض ہے۔ لیکن یہ کام تمہیں عبادت سے روکنے والے نہ ہوں۔ اگر تم کاروباری آدمی ہو تو محنت سے کاروبار کرو۔ اگر تم زمیندار ہو تو اپنی زمین پر دوسروں سے زیادہ محنت کرو۔ اگر تم کہیں ملازم ہو تو محنت سے کام کرو اور دنیا کو یہ پتہ چلے کہ احمدی کی شان ہے کہ وہ اپنے دنیاوی کام بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتا ہے۔ اور وہ اپنی عبادت بھی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بجالاتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں عبادت کے طریق کس طرح سکھائے ہیں۔ ایک حدیث کی وضاحت میں آپ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ ہی دعا ہے اور نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔

اور نماز کے بارے میں جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ کا حکم ہے کہ باجماعت ادا کرنی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿وَأَنَّ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوا. وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ (انعام ۷۳) اور یہ کہہ دے کہ نماز قائم کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو۔ اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی مساجد کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کے لئے مسجدوں میں آئیں۔ اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی مساجد میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اور ہماری مساجد اتنی زیادہ نمازیوں سے بھرنی شروع ہو جائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔ خدا کرے کہ ہم اس کے عابد بندے بن سکیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے، جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے۔ ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: ۳۲) اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ (الزلزال: ۸) ہمارے ملک ہندوستان میں جو اولیاء گزرے ہیں جن کی عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے، مگر خدا تعالیٰ سے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴-۱۵/۲۴ اپریل ۱۹۰۳ صفحہ ۱۰۷)

پھر جیسا کہ میں نے کہا صرف خود ہی نیک اور عبادت گزار نہیں بننا بلکہ اپنی اولادوں میں بھی یہ نیکی پیدا کرنی ہے۔ صحیح عبادت کرنے والا وہی ہے جو اپنی اولاد میں بھی یہی نیکی قائم رکھتا ہے۔ ایک روایت ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے، یا ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا کرتا رہے۔ (صحیح مسلم کتاب الوصیة باب ما يلحق الانسان من التواب)

پس نیک لڑکا جو دعائیں کرنے والا ہوگا، وہ بھی اس کے لئے ایک طرح کا صدقہ جاریہ ہی

ہے۔ ہر احمدی کو اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت ایوبؑ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا اس کے لئے صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان الولد یاخذ مال ولده)

اولاد کی عمدہ کمائی سے مراد یہ ہے کہ ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ وہ نیک ہوں عبادت گزار ہوں۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آیا کہ وہ تمہارے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ ان کی تعلیم کا خیال رکھا جائے۔ بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا بھی تمہارے فرائض میں داخل ہے۔ اگر کوئی بچہ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں۔ مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں اس علاقے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ریڈیو قائم ہے جو تقریباً 13-14 گھنٹے روزانہ چلتا ہے۔ اور اب انشاء اللہ اجازت ملنے پر 17 گھنٹے تک بھی اس کی نشریات ہو جائیں گی۔ تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم تو اس ذریعہ سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں تک پہنچ رہی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کا عمل بھی ایسا ہو جائے کہ ہر ایک کو نظر آنے لگے کہ یہ صرف خوبصورت تعلیم ہی ہمیں نہیں دیتے بلکہ ان کے عمل بھی ایسے ہیں۔ ان کے مردوں میں بھی اور ان کی عورتوں میں بھی اور ان کے بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی

عبادت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ اگر آپ کے عمل اس طرح ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت الی اللہ کئی گنا بڑھ جائے گی۔ لوگ آپ کا نمونہ دیکھ کر آپ کی طرف آئیں گے۔ کیونکہ حقیقی اسلام ان کو آپ میں ہی نظر آئے گا۔ اپنے عملی نمونے کے ساتھ ان لوگوں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔ آپ نے ایک چیز کو بہترین سمجھ کر اپنے لئے قبول کیا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق جو چیز تم اپنے لئے بہترین سمجھتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔ تو جب احمدیت کو آپ نے بہترین سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے تو لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانا بھی آپ کا فرض بنتا ہے۔ اس لئے دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے ہم قوموں کے لئے اور ساری دنیا کے بھٹکے ہوؤں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں اس علاقے میں یا اس شہر میں کافی بڑی تعداد اور اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور یہاں کے لوگوں میں شرافت بھی ہے اور اس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ بہت بڑی اکثریت ہمارا ریڈیو سنتی ہے اور پسند کرتی ہے۔ اس لئے ان کے لئے بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھا راستہ دکھائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بہت سے لوگ دوسری جگہوں سے بھی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے انہیں اپنی حفاظت میں لے کے جائے۔ اور اپنے گھروں میں جا کر وہ دعوت الی اللہ کرنے والے بھی بنیں اور اپنا نیک نمونہ دکھانے والے بھی بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

